

فضائل و مسائل عشرہ ذی الحجہ قربانی

مولانا قاروق الرحمن بریلوی
مدظلہ العالی

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين اما بعد :

اللہ تعالیٰ نے سال میں بارہ مہینے بنائے اور ان بارہ مہینوں میں چار مہینوں (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام اور رجب) کو حرمت والے قرار دیا ہے۔
عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت:

ان میں سے ذوالحجہ کا مہینہ محرم (حرمت والا) ہے اور حج کا مہینہ بھی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی بزرگی دو قسم کی ہے ایک حرمت کی وجہ سے اور دوسری حج کی وجہ سے پھر اس مہینے کے پہلے دس دنوں کی فضیلت خصوصاً طور پر ہادی کائنات، حضرت محمد ﷺ نے بیان فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما العمل في ايام افضل منها في هذه قالوا ولا الجهاد قال ولا الجهاد الا رجل خرج يخاطر بنفسه وماله فلم يرجع بشئ (بخاری: ۱۳۲/۱)

ان دنوں کی نسبت دیگر دنوں میں عمل زیادہ فضیلت نہیں رکھتا، صحابہ کرام نے عرض کیا: جہاد بھی

نہیں؟ فرمایا جہاد بھی نہیں۔ ہاں وہ آدمی جو اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈال دے اور کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عشرہ ذی الحجہ میں نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو باقی دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

عشرہ ذی الحجہ میں دوسری عبادت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من ايام اعظم عند الله ولا احب الى الله العمل فيهن من التسبيح والتحميد والتهليل والتكبير (طبرانی)

اللہ تعالیٰ کو کوئی دن زیادہ محبوب اور بڑا نہیں ہے عمل کے لحاظ سے ان دنوں کے علاوہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دس دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر باقی دنوں کی نسبت کثرت سے کرنا چاہئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان دس دنوں میں خصوصی طور پر عبادت اور ذکر کا اہتمام

فرمایا کرتے تھے۔

خود رسول اللہ ﷺ ان دس دنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اربع لم يكن يدعهن النبي ﷺ صيام عاشور او العشر وثلاثة ايام من كل شهر ور كعتين قبل الغداة (نسائی، ۲۶۸/۱، کتاب الصیام)

چار چیزیں رسول اللہ ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ دسویں محرم کا روزہ، عشرہ ذی الحجہ کے روزے، ہر ماہ کے تین روزے، فجر کی دو سنتیں۔

عشرہ ذی الحجہ کے روزوں سے ام المؤمنین کی مراد رسول اللہ ﷺ کا ان دنوں میں کثرت سے روزے رکھنا ہے ورنہ دس ذی الحجہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ ﷺ نے خود منع فرمایا ہے (ابو داؤد، ۳۳۵/۱)

عشرہ ذی الحجہ میں حجامت بنوانا:
ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد حجامت بنوانا، ناخن تراشنا منع ہے۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

ان النبي ﷺ قال اذا رايتم هلال ذي الحجة واراد احدكم ان يضحى فليمسك عن شعره واطفاره (مسلم ۱۶۰/۲، کتاب الاضاحی)

جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور

ناخن نہ کٹوائے۔ اپنے بال اور ناخن کٹوالے، اپنی مونچھیں کٹوالے
 اسی طرح وہ لوگ جو اپنی تنگدستی کی وجہ سے اور زیر ناف بال صاف کر لے تو اللہ تعالیٰ کے
 قربانی نہیں کر سکتے ان کو بھی چاہئے کہ وہ بھی ان دس نزدیک پوری قربانی ہے۔

دُنوں میں اپنی حجامت وغیرہ نہ بنوائیں۔
 حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ان النبی ﷺ قال امرت بیوم الاضحی عید اجعلہ اللہ لہذہ الامۃ قال

عرفہ یعنی (۹) ذی الحجہ کا روزہ رکھنا رسول اللہ کی سنت ہے اور اس روزہ کی رسول اللہ ﷺ بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قربانی کا جانور مُسَنِّہ (دودانت والا) ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری میں سے کوئی بھی جانور ہو۔ البتہ اگر کسی شخص کو قربان کا جانور نہیں مل سکا اور قربانی کے دن گزر رہے ہیں۔ تو وہ اس مجبوری کی حالت میں صرف بھیڑ کی نسل (دنبہ، چھترا) سے ہی قربانی کیلئے ذبح کر سکتا ہے۔ اونٹ، گائے اور بکری، مذکریا مونث مجبوری کی حالت میں بھی منہ کے علاوہ قربانی نہیں کر سکتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 ان رسول اللہ ﷺ نہی عن صوم یوم عرفہ بعرفۃ (ابوداؤد، ۳۳۸/۱، کتاب الصوم)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن (۹) ذی الحجہ کا روزہ عرفات کے میدان میں رکھنے سے منع فرمایا ہے:

قربانی

عشرہ ذی الحجہ میں ایک بڑا عمل قربانی کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اقام رسول اللہ ﷺ بالمدينة عشر سنین یضحی (ترمذی، ۱/۲۷۷، ابواب الاضاحی)

قربانی کیا ہے

الرجل ارایت ان لم اجد الا منیحة انی افلضحی بها قال لا ولكن تاخذ من شعرك واطفارك وتقص شاربک وتحلق عانتک فتلک تمام اضحیتک عند اللہ (ابوداؤد، ۲۹/۲، کتاب الضحایا)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید کا دن بناؤں جسے اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے عید کا دن بنایا ہے۔ تو ایک آدمی نے کہا کہ آپ کا کیا حکم ہے؟ اگر مجھے قربانی کا جانور نہ ملے تو میں ایک دودھ دینے والا جانور قربانی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تو

سنن ابی داؤد میں روایت ہے:
 کان رسول اللہ ﷺ یصوم تسع

لفظ قربان، برہان اور سلطان کی طرح اسم ہے یا غداں اور خمران کے وزن پر مصدر ہے۔ اور یہ لفظ ہر اس نیکی کے کام پر بولا جاتا ہے جس نیک عمل کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتا ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر مسلمان اپنے جانوروں کو ذبح کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں اس لئے اس عمل کو قربانی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ:

ماہذہ الاضحی

یہ قربانیاں کیا ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا:

سنة ابيكم ابراهيم

یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ چونکہ جد الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلہ کے مطابق انہیں بچالیا اور ایک جانور ذبح کروادیا۔ پھر یہ اعلان فرمایا

وتركنا عليه في الاخيرين. سلام
علی ابراہیم. کذا لک نجز المحسنين.
اس وجہ سے اسے سنت ابراہیم علیہ السلام کہا گیا ہے۔

قربانی کی فضیلت

۱۰ ذی الحجہ کو جانوروں کی قربانی کرنا ایک عظیم عمل ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے کرنا کوئی مشکل نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ

نے فرمایا جو شخص باوجود طاقت کے قربانی نہیں کرتا وہ مسلمانوں کی عید گاہ میں نہ آئے۔
۱۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔
۲۔ کانا جس کی آنکھ کا نقصان ظاہر ہو۔
۳۔ بوڑھا جس کی ہڈیوں میں مغز باقی نہ رہے۔
۴۔ بیمار جس کی کوئی بھی بیماری واضح ہو۔
۵۔ جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہوا ہو۔

ما عمل ادمی من عمل يوم النحر
احب الى الله من اوراق الدم انه لياتي يوم
القيامة بقرونها واشعارها واطلافها وان
الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع من
الارض فطيبوا بها نفسا. (ترمذی: ۱/۲۷۵،
ابواب الاضاحی)

قربانی کے دن کسی آدمی کا کوئی عمل بھی قربانی کے عمل سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب نہیں۔
بے شک قیامت کے دن قربانی کے جانور کو اس کے سینگوں، بالوں، اور کھریوں سمیت لایا جائے گا۔
(اور ہر ایک چیز کے بدلے اجر و ثواب دیا جائیگا) اور بے شک (قربانی کے جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ تو تم اس کے ساتھ جانوں کو پاکیزہ کرو۔

قربانی کا جانور کیسا ہو

قربانی کا جانور صحیح سلامت اور بے عیب ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قربانی کے جانور کی عمر

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے تبھی اللہ کریم عزوجل نے اس کی تکمیل کا اعلان فرمایا کہ:
اليوم اكملت لكم دينكم واتممت
عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا
رسول اللہ ﷺ نے جہاں قربانی کے

ان افضل الضحايا اغلاها واسمها
بہترین قربانی اس جانور کی ہے جو قیمتی اور
دوسرے جانوروں سے موٹا تازہ ہو۔ عیب دار جانور
کی قربانی جائز نہیں۔ بعض عیوب کو رسول کریم ﷺ
نے مختلف احادیث میں بیان فرمایا ہے مثلاً:

ذبح النبی یوم الذبح۔ کبشین اقرنین
اصلحین موحونین..... الخ (ابوداؤد ۳۰/۲،
کتاب الضحایا) رسول اللہ ﷺ نے ذبح کے دن دو
مینڈھے سینگوں والے سفید سیاہی مائل خسی ذبح
کئے۔

قربانی کا وقت

دین اسلام میں تمام ادا امر و نواہی کا صرف
ایک ہی مقصد ہے کہ بندہ میں اطاعت و فرمانبرداری
کا جذبہ دیکھا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے
حدود و قیود مقرر فرمادی ہیں۔

جس طرح شریعت اسلامیہ میں قربانی کے
متعلق دوسرے مسائل بیان کر دیئے گئے ہیں اسی
طرح قربانی کا وقت بھی بیان فرمادیا گیا ہے یہ
عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد ہی کی جاسکتی ہے
اس سے پہلے نہیں۔ کیونکہ اس دن کو یوم الاضحیٰ کہا ہی
اس لئے جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کا قرب
حاصل کرنے کیلئے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔
بعض لوگ اس کو یوم النحر بھی لکھ دیتے ہیں جو کہ
درست نہیں کیونکہ الاضحیٰ کا لفظ اضحاة کی جمع ہے جس
طرح ارطاة کی جمع ارطی آتی ہے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں سمعت النبی ﷺ یخطب فقال ان
اول ما نبدا من یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع
فنحرم فمن فعل فقد اصاب سنتنا ومن نحر
فانما هو لحم يقدمه لا هله لیس من
النسک فی شیء (بخاری: ۸۳۳/۲، کتاب
الاضاحی)

میں کوئی دلیل نہیں کہ ان کی عمر ایک سال سے زائد ہو
جبکہ اونٹ اور گائے ایک سال عمر والی کی قربانی وہ
حضرات بھی نہ مانتے ہیں نہ ماننے کیلئے تیار ہیں۔
ایک دفعہ یہی سوال جب ہم نے اپنے علاقہ کے
ایک نامی گرامی خفی دیوبندی قاری محمد یوسف
صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ منڈی صفدر آباد و صدر
مدرس جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ سے کیا تو جواب نہ
ہونے کی صورت میں انہوں نے یہ جواب دیا کہ
آپ الحمدیث ہیں آپ حدیث پر عمل کریں ہم خفی
ہیں ہم فقہ خفی پر عمل کریں گے۔

انا لله وانا اليه راجعون

خسی جانور کی قربانی

بعض لوگ خسی جانور کی قربانی جائز نہیں
سمجھتے کیونکہ وہ جانور کا خسی ہونا بھی عیب شمار کرتے
ہیں۔ حالانکہ خسی ہونا عیب نہیں بلکہ یہ تو مفید ہوتا
ہے جیسا کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لیس هذا عیبا لان الخصاء یفید
اللحم طیباً وینفی عنه الذھومة وسوء
الرائحة (فتح الباری: ۱۰/۱۰)

جانور کا خسی کرنا عیب نہیں بلکہ بعض وجوہ
سے مفید ہے کہ گوشت پاکیزہ بہترین اور بدبو سے
پاک ہو جاتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خود خسی جانور کی
قربانی کی ہے اگر جانور کا خسی ہونا عیب ہوتا تو امام
الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کبھی بھی خسی جانور
کی قربانی نہ کرتے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ بیان کرتے ہیں۔

دوسرے مسائل بیان فرمائے وہاں قربانی کے جانور
کی عمر کا مسئلہ بھی بیان فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ
عنہ بیان کرتے ہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ لا
تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم
فتذبحوا جذعة من الضان (مسلم: ۱۵۵/۲،
کتاب الاضاحی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ذبح کرو تم مگر دو
دانت والا مگر یہ کہ تم پر دشوار کر دیا جائے تو ضان
(بھیڑ کی نسل) سے جذعہ (کھیرا) ذبح کر لو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا جانور
مُسْنَة (دو دانت والا) ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ اونٹ
، گائے، بھیڑ، بکری میں سے کوئی بھی جانور ہو۔ البتہ
اگر کسی شخص کو قربان کا جانور نہیں مل سکا اور قربانی کے
دن گزر رہے ہیں۔ تو وہ اس مجبوری کی حالت میں
صرف بھیڑ کی نسل (دنبہ، چھترا) سے ہی قربانی کیلئے
ذبح کر سکتا ہے۔ اونٹ، گائے اور بکری، مذکر یا
مونث مجبوری کی حالت میں بھی مسنہ کے علاوہ
قربان نہیں کر سکتا۔

یہ خیال کہ بکری یا بکرا اگر ایک سال کے ہو
جائیں اور بھیڑ یا دنبہ مونث تازہ ہو تو (۶ ماہ) کا بھی
قربانی کیلئے جائز ہے۔ یہ بالکل غلط ہے رسول اللہ
ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

پھر وہ لوگ مُسْنَة کا معنی کرتے ہیں ایک سال
والا۔ حالانکہ یہ حکم عام ہے جو قربانی کے سبب
جانوروں کو شامل ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے اگر مُسْنَة کا
معنی دو دانت والا کیا جائے۔ اور اگر ایک سال کا
معنی کیا جائے تو پھر اونٹ اور گائے کی عمر کے بارے

کو دین اسلام کے اوامر و نواہی پر ان کی روح کے مطابق عمل کی توفیق فرمائے اور قرآن و حدیث کی مخالفت خفی یا جلی سے محفوظ رکھے آمین۔

قربانی کتنے دن تک ہو سکتی ہے؟

قربانی اگرچہ پہلے دن کرنا افضل ہے لیکن اس کی اجازت چار دن تک ہے ایک (۱۰) ذی الحجہ کا دن اور تین دن اس کے بعد (۱۲، ۱۳، ۱۴ ذی الحجہ تک) قربانی کرنا درست ہے کیونکہ عید کے دن کے بعد تین دن ایام تشریق ہیں اور ہادی کا نعت امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: التشريق كلها ذبح (دارقطنی) ایام تشریق سارے کے سارے ذبح کے دن ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص چوتھے دن بھی قربانی کرتا ہے تو اس کی قربانی بالکل درست اور صحیح ہے۔ یہاں اس موضوع کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس مسئلہ پر شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ کی کتاب ”القول الاثیق فی ایام التشریق“ بڑی مدلل اور مفصل ہے۔ جو کہ ہر خطیب کے پاس خصوصاً ہونی چاہئے یا پھر ہمارے فاضل بھائی غازی اسلام رانا محمد شفیق خان پسروری حفظہ اللہ کی کتاب ”قربانی کے چار دن“ بڑی جامع ہے جس میں مذکورہ کتاب بھی نقل کر دی گئی ہے اور دیگر مفید مباحث بھی اس میں درج ہیں۔

تفصیل کے خواہشمند ان کا مطالعہ ضرور کریں۔ اس میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

قربانی کا گوشت

فرمایا۔ من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا یذبح حتی ینصرف (بخاری: ۸۳۴/۲) کتاب الاضاحی

جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ کو اپنا قبلہ بناتا ہے۔ (یعنی مسلمان ہے) تو وہ عید کی نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح نہ کرے۔

یہ فرمان رسول اللہ ﷺ کس قدر واضح ہے کہ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویدار ہے وہ عید کی نماز سے قبل قربانی نہیں کر سکتا مگر افسوس ہے بعض نام نہاد مسلمانوں پر کہ انہوں نے یہ تقسیم کر دی کہ شہری لوگ تو نماز سے پہلے قربانی نہیں کر سکتے البتہ دیہاتی لوگ نماز سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں۔ پھر اس کیلئے شہری لوگ اپنے جانور رات کو یا اس سے پہلے قرعہ دیہات میں بھیج دیتے وہاں صبح سویرے جانور ذبح کر کے گوشت بنا کر شہروں میں لے آتے ہیں اس طرح وہ نماز سے پہلے یا نماز کے فوراً بعد گوشت سے لطف اعموز ہوتے ہیں فرمان پیغمبر ﷺ کے مطابق ان کو قربانی کا اجر و ثواب بالکل نہیں ملے گا صرف گوشت تھا جو ان لوگوں نے کھالیا ہے اور بس۔

اس لئے میری ان سادہ لوح لوگوں سے گزارش ہے کہ ان لوگوں کے بہکاوے میں آکر ہرگز ہرگز اپنی خون پسینے کی کمائی سے خریدی ہوئی قربانیاں ضائع نہ کریں کیونکہ شریعت کے حکم کو کسی مفتی کا فتویٰ مجتہد کا اجتہاد فقہیہ کی فتاہت، خطیب کی خطابت، امام کی امامت، عالم کا علم اور واعظ کا وعظ، ختم یا تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ پہلا کام جو ہم نے آج کے دن کرنا ہے یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے پھر واپس لوٹیں گے اور قربانی کریں گے تو جس شخص نے ایسا کیا اس نے تو ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کر لی اس کی کوئی قربانی نہیں بلکہ صرف گوشت ہی ہے جو اس نے اپنے گھروالوں کو پیش کر دیا۔

یہ بات سن کر حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میں نے تو نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا ایک دوسری روایت میں ہے حضرت جندب بن صفیان اہلبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں شہدت النبی ﷺ یوم النحر فقال من ذبح قبل الصلوة فلیذبح مکانہا اخری ومن لم یذبح فلیذبح (بخاری: ۸۳۴/۲، کتاب الاضاحی)

ایک دفعہ میں قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہ اب (نماز کے بعد) ذبح کر لے۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قربانی کا وقت عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس میں کسی شہری یا دیہاتی کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔ یہ حکم سب مسلمانوں کو عام ہے جیسا کہ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

کا عقیدہ توحید والا ہو جس میں شرک کی آمیزش و ملاوٹ نہ ہو اس کا ہر عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو جس میں بدعت کی ملاوٹ نہ ہو۔ اس کی کمائی حلال ہو حرام مال سے خرید کردہ یا چوری کا چارہ وغیرہ ڈال کر پالی ہوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ وہ خود نمازی ہو کیونکہ تارک صلوٰۃ (بے نماز) شخص کا تو ایمان ہی مشکوک ہے۔ اس طرح وہ قربانی خالصۃ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرے نہ کہ لوگوں میں شہرت کیلئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی توفیق فرمائے اور شرک و بدعت کی گندگیوں سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین۔

اللهم وفقنا لما نصيب و فرضی

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

محمد ومن امة محمد ﷺ (مسلم: ۱۵۶/۲)، کتاب الاضاحی) ایک دوسری روایت میں ہے پھر آپ ﷺ بسم اللہ واللہ اکبر کہتے (مسلم: ایضا)

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کریں اگر کوئی دوسرا کر دے تب بھی جائز ہے۔ ذبح سے پہلے چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا جائے۔ ذبح کرنے والا اگر اپنی قربانی ذبح کر رہا ہے تو وہ یہ دعا پڑھے: بسم اللہ اللهم تقبل منی ومن اهل بیتی بسم اللہ واللہ اکبر اور ذبح کر دے۔ اگر وہ کسی دوسرے کی قربانی ذبح کر رہا ہے تو پھر منی کی جگہ اس شخص کا نام لے اور اہل بیتی کی بجائے اہلہ کہے اور ذبح کرے۔

ضروری وضاحت

قربانی کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس

رسول کریم ﷺ نے پہلے یہ حکم فرمایا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک استعمال کیا جائے اس سے زیادہ دن نہ رکھیں لیکن بعد میں جب مسلمانوں کے حالات مالی طور پر مستحکم ہو گئے تو آپ ﷺ نے اجازت فرمادی حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن النبی ﷺ انه نهی عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلاث ثم قال بعد كلوا وتزودوا وادخروا (مسلم: ۱۵۸/۲، کتاب الاضاحی) رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ تم کھاؤ بھی اور زادراہ بھی بنا لو اور ذخیرہ بھی کر لو۔ لیکن اس سلسلہ میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں سے غرباء اور مساکین کا حق بھی ادا کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ آج کے فریزر کے دور میں سارے کا سارا ہی ذخیرہ کر لیا جائے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ان کا حصہ ادا کرنا چاہئے۔

قربانی کا طریقہ

بہتر تو یہ ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کی جائے لیکن اگر کوئی دوسرا بھی ذبح کر دے تو درست ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر 63 اونٹ خود اپنے دست مبارک سے ذبح کئے تھے اور 37 اونٹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ذبح کروائے۔

جانور کو لٹانے کے بعد رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے: بسم اللہ اللهم تقبل من محمد وآل

اہم اعلان

نہایت سرت سے یہ اطلاع دی جا رہی ہے کہ جامعہ سلفیہ 2005 میں اپنی خدمات کے پچاس سال مکمل کر رہا ہے۔ (ان شاء اللہ) اس مبارک اور تاریخی موقع پر ادارہ جامعہ

جامعہ سلفیہ کی گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں

پچاس سالہ تقریبات (گولڈن جوبلی) شایان شان طریقے سے منعقد کر رہا ہے۔ اس مناسبت سے ادارہ ترجمان الحدیث ایک ضخیم اور خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ لہذا ہم تمام علمائے کرام، مشائخ عظام، مفکرین و دانشوران (خصوصاً ان احباب سے جو جامعہ کی تائیس اور تاریخ کے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں) سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ جامعہ سلفیہ اور اس کی تاریخ کے متعلقہ معلومات، مضامین ارسال فرمائیں تاکہ وہ اس خصوصی اشاعت میں شامل کئے جا سکیں نیز مستقبل کیلئے مفید آراء و مشورے تحریر بھیجواں نیز وہ تمام احباب جو کسی بھی مرحلے میں جامعہ سلفیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے یا جامعہ سے منسلک رہے ہوں وہ اپنے مکمل کوائف اور اپنی دینی و منسلکی خدمات اور موجودہ مصروفیات سے ادارہ کو اولین فرصت سے آگاہ فرمائیں تاکہ ترجمان الحدیث کے خصوصی نمبر میں انہیں نمایاں صفحات میں جگہ دی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین نوٹ: تمام کوائف مرتب ارسال فرمائیں (اللہ و)